شریعتِ اسلامی میں شراب نوشی کی سزا (۲)

حافظ نذیر احمد ہاشمی

حدِ شُرب اور حدِ سُکر

حنفیہ کے نزدیک حرام مشروبات کے پینے پر دو قسم کی حد لاگو ہوتی ہے: ایک حدِ شُرب اور ایک حدِ سُکر۔

حدِ شرب صرف خمر کے پینے پر لاگو ہوتی ہے' چاہے قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں اور چاہے اس کے پینے سے نشہ ہو یا نہ ہو' اور حدِ سکر خمر کے ماسوا نشہ آور مشروبات کے پینے پر لاگو ہوتی ہے بشرطیکہ ان مشروبات کے پینے سے نشہ ہو جائے' بصورت دیگر ان کے پینے پر حد لاگو نہیں ہوتی۔ جبکہ جمہور فقہاء خمر اور اس کے علاوہ دیگر حرام مشروبات کے درمیان اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر وہ مشروب جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے اور اس کے پینے والے پر حد ہے۔ بالفاظِ دیگر خمر اور دیگر حرام مشروبات کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں کی کثیر اور قلیل مقدار حرام ہے اور جس طرح خمر کی قلیل مقدار پینے پر حد ہے' چاہے وہ نشہ آور نہ بھی ہو' اسی طرح دیگر حرام مشروبات کے قلیل مقدار پینے پر بھی حد ہے' چاہے وہ نشہ نہ کرتی ہو۔ ان کی دلیل رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) (۲۲)

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

نشہ کا ضابطہ

امام ابوحنیفہ ؒ کا کہنا ہے کہ موجب للحد نشہ وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے' بایں طور کہ عقل بالکل کام چھوڑ دے' نہ تو آسمان و زمین میں کوئی فرق کر سکے نہ مرد و عورت میں' اور نہ کوئی بات سمجھ سکے۔ جبکہ صاحبین اور باقی ائمہ کے نزدیک سُکران (نشے میں مدہوش) کی تعریف یہ ہے کہ جس کی گفتگو کا اکثر حصہ ہذیان پر مشتمل ہو' کیونکہ عرفِ عام میں سُکران اس شخص کو کہا جاتا ہے جو ہذیان بکتا ہو اور اس کی گفتگو مختلط (گڈمڈ) ہو۔ حنفیہ کے نزدیک فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔ (۲۳)

نشہ آور مشروبات

نشہ آور مشروبات درج ذیل ہیں:

خمر' سکر' فضیخ' نقیع الزبیب' طلاء' باذق' منصف' مثلث' جمہوری' خلیطان' مزرجعۃ' بتع۔

علامہ کاسانی نے ''بدائع الصنائع'' میں مذکورہ بالا اقسام میں سے ہر ایک قسم کی درج ذیل تعریف بیان کی ہے:

(۱) **سکر** ۔کھجور کا شیرہ، جس وقت اس میں خوب جوش آ جائے اور گاڑھا ہو جائے اور جھاگ اٹھ کر ابلنے لگے۔
(۲) **فضیح** ۔نیم پختہ کھجوروں کا شیرہ، جب اس میں خوب جوش آ کر گاڑھا ہوا اور جھاگ اٹھ کر ابلنے لگے۔
(۳) **طلاء** ۔انگور کا شیرہ، جس کو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور مسکر بن جائے۔
(۴) **منصف** ۔ انگور کا شیرہ، جس کو اتنا پکایا جائے کہ اس کا نصف حصہ جل جائے اور نشہ آ ور ہو جائے۔
(۵) **باذق** ۔انگور کا شیرہ، جس کو اتنا پکایا جائے کہ اس کا نصف سے کم حصہ جل کر نشہ آ ور ہو جائے۔
(۶) **جمھوری** ۔انگور کا شیرہ، جس کو اتنا پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جائے اور پھر اس میں دو تہائی جلے ہوئے حصے کے مقدار پانی ڈال کر ہلکا سا جوش دے کر نشہ آ ور بن جائے۔
(۷) **نقیع الزبیب** ۔کشمش جس کو پانی میں بھگو دیا جائے حتیٰ کہ اس کی مٹھاس پانی میں شامل ہو جائے اور گاڑھا ہو کر اس میں سے جھاگ اٹھنے لگے۔
(۸) **خلیطان** ۔خشک کھجوروں (چھوہاروں) اور کشمش کا آمیزہ یا نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کا آمیزہ جس میں جوش آ کر گاڑھا ہو جائے۔
(۹) **مزر** ۔مکئی کا نبیذ جب وہ نشہ آ ور ہو جائے۔
(۱۰) **جعة** ۔گندم اور جو کا نبیذ جب وہ نشہ آ ور ہو جائے۔
(۱۱) **بتع** ۔شہد کا نبیذ جب وہ نشہ آ ور ہو جائے۔
(۱۲) **خمر** ۔انگور کا کچا شیرہ، جب اس کو جوش آ جائے اور گاڑھا ہو کر جھاگ اٹھ جائے۔صاحبین کے نزدیک جھاگ اٹھنا شرط نہیں، جھاگ اٹھے یا نہ اٹھے، اس پر خمر کے احکام لاگو ہوں گے۔ان کے بقول خمر میں بنیادی چیز نشہ لانے والی کیفیت (اِسکار) ہے اور یہ کیفیت جھاگ آئے بغیر بھی ہو سکتی ہے، جبکہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اسکار میں کمال اور پختگی قذف بالزبد سے ہوتی ہے، لہٰذا جھاگ آئے بغیر اس کو خمر نہیں کہا جا سکتا۔(۲۴)

شیخین (امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ) کے نزدیک حلال مشروبات(۲۵)

(**۱**) کھجور اور کشمش کی نبیذ، ان میں سے ہر ایک کو اگر ادنیٰ مقدار میں پکایا جائے۔ شیخین کی رائے میں اس کا پینا بلا لہو و طرب بطور دوا، کھانا ہضم کرنے اور اللہ کی اطاعت کے لیے حصولِ قوت کی غرض سے جائز ہے جب تک وہ نشہ آور نہ ہو، یعنی صرف اتنی مقدار پینا جائز ہے جو نشہ آور نہ ہو۔لیکن جب پینے والے کو گمان غالب ہو جائے کہ اگلا گلاس یا پیالہ نشہ آور ہے تو وہی آخری پیالہ اور گلاس پینا حرام ہوگا۔
(**۲**) کشمش اور کھجور کا آمیزہ اگر اس کو ادنیٰ مقدار میں پکایا جائے، اس کا پینا بھی لہو و طرب کی نیت سے نہیں، بلکہ قوت حاصل کرنے کی نیت سے جائز ہے۔
(**۳**) شہد، انجیر، گندم اور جوار کی نبیذ حلال ہے چاہے پکایا جائے یا نہ، بشرطیکہ اس کا پینا لہو و طرب کی نیت سے نہ ہو۔شہد کی نبیذ کو جب مسکر ہو جائے ''بتع'' گندم اور جو کی نبیذ کو جب مسکر ہو جائے ''جعہ'' اور جوار کی نبیذ کو جب مسکر ہو جائے ''مزر'' کہا جاتا ہے۔یہ مذکورہ بالا نبیذیں جب تک ان میں نشہ لانے کی کیفیت نہ ہو امام ابوحنیفہؒ

کے نزدیک جائز ہیں۔(۲۶)

(۴) انگور کا شیرہ اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی حصہ جل جائے اور ایک تہائی رہ جائے‘ اس کا پینا بطور دوا‘ کھانا ہضم کرنے اور قوت حاصل کرنے کی نیت سے حلال ہے۔

مذکورہ بالا چاروں مشروبات کے حکم کے بارے میں حنفیہ نے امام محمدؒ کی رائے اختیار کی ہے جو مطلقاً حرمت کی ہے۔ ابن قدامہ نے لکھا ہے:

كل مسكر حرام قليله وكثيره وهو خمر‘ حكمه حكم عصير العنب في تحريمه‘ ووجوب الحد على شاربه‘ وروى تحريم ذلك عن عمر و علي وابن مسعود وابن عمر وابي هريرة وسعد بن ابي وقاص وأُبي بن كعب وانس وعائشة (رضي الله عنهم) وبه قال عطاء وطاوٗس و مجاهد والقاسم وقتادة وعمر بن عبد العزيز ومالك والشافعي وابوثور و ابوعبيد واسحاق۔ وقال ابوحنيفة في عصير العنب اذا طبخ فذهب ثلثاه ونقيع التمر والزبيب اذا طبخ وان لم يذهب ثلثاه ونبيذ الحنطة والذرة والشعير ونحو ذلك نقيعًا كان او مطبوخًا كل ذلك حلال الا ما بلغ السكر فاما عصير العنب اذا اشتد وقذف زبده او طبخ فذهب اقل من ثلثيه ونقيع التمر والزبيب اذا اشتد بغير طبخ فهذا محرم قليله وكثيره لما روى ابن عباس عن النبي ﷺ قال: ((حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ))۔(۲۷)

”ہر نشہ آور شے حرام ہے‘ خواہ قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں‘ اور ہر نشہ آور خمر ہے اور اس کا حکم حرمت اور پینے والے پر وجوبِ حد کے حوالے سے اسی طرح ہے جس طرح انگور کے شیرے کا ہے اور ہر نشہ آور شے کی حرمت اور اس کے پینے پر حد کا وجوب درج ذیل حضرات سے منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے: حضرت عمرؓ‘ حضرت علیؓ‘ عبداللہ بن مسعودؓ‘ عبداللہ بن عمرؓ‘ ابوہریرہؓ‘ سعد بن ابی وقاصؓ‘ اُبی بن کعبؓ‘ انسؓ‘ عائشہ ؓ۔ اور تابعین میں سے عطاء‘ طاؤس‘ مجاہد‘ قاسم‘ قتادہ‘ عمر بن عبدالعزیز اور تبع تابعین میں سے امام مالک‘ امام شافعی‘ ابوثور‘ ابوعبید اور اسحاق (رحمہم اللہ)۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر انگور کا شیرہ اتنا پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جائے اور چھوہاروں اور کشمش کو پانی میں بھگو کر اگر پکایا جائے اگرچہ دو تہائی سے کم حصہ جل جائے‘ اسی طرح گندم‘ مکئی اور جو کا نبیذ چاہے کچا ہو یا پکایا ہوا حلال ہیں‘ بشرطیکہ نشہ آور نہ ہوں‘ اور انگور کا شیرہ اگر گاڑھا ہو کر اس سے جھاگ اٹھنے لگے یا اس کو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی سے کم حصہ اس کا جل جائے‘ اسی طرح پانی میں بھگوئے ہوئے چھوہارے اور کشمش اگر بغیر پکائے گاڑھے ہو جائیں تو یہ سب کے سب حرام ہیں چاہے قلیل مقدار ہو یا کثیر۔ اور دلیل عبداللہ بن عباس ؓ کی روایت ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

”خمر کی ذات (بعینہٖ) حرام ہے (چاہے قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں) اور ہر مشروب میں سے نشہ لانے والی مقدار حرام ہے۔“(۲۸)

الحاصل: حنفیہ کے نزدیک خمر کے علاوہ مسکرات میں حد کا تعلق نشہ کے ساتھ ہے۔ چنانچہ پانی میں بھگوئے ہوئے چھوہارے اور کشمش اگر جوش مار کر گاڑھے ہو جائیں تو اس کی قلیل اور کثیر دونوں مقدار حرام ہو گی لیکن اس

کا نام نبیذ ہوگا نہ کہ خمر اور نشہ آور ہونے کی صورت میں نجاست غلیظہ ہونے کے ساتھ اس کے پینے والے پر حد بھی لگائی جائے گی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ)) اور یہ فرماتے ہوئے آپؐ نے انگور اور کھجور کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور اگر دونوں کا پانی پکایا جائے تو پینے والے کو جس مقدار میں پینے پر نشہ نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو اتنی مقدار میں اس کا پینا بغیر لہو وطرب کی نیت کے جائز ہوگا —— جہاں تک گندم، انجیر، چاول، جو، مکئی اور شہد کے نبیذ کا تعلق ہے تو امام صاحب کے نزدیک حلال ہے چاہے کچا ہو یا پکایا ہوا ہو۔ البتہ اس کی مقدارِ مسکر حرام ہوگی اور اگر پینے والے کو نشہ ہو جائے تو اس پر حد بھی لگے گی۔(۲۹)

خلاصہ یہ کہ عراقیین، ابراہیم النخعی، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، شریک، ابن شبرمہ، امام ابوحنیفہ ؒ تمام فقہاء کوفہ اور اکثر علماء بصرہ کا مذہب یہ ہے کہ خمر کے علاوہ نشہ آور نبیذیں بعینہٖ حرام نہیں بلکہ ان کی مقدار کثیر جو نشہ آور ہو حرام ہے۔ جبکہ صحابہ اور تابعین میں سے جمہور فقہاء، ائمہ ثلاثہ اور حنفیہ میں سے امام محمد بن الحسن کا مذہب (فقہ حنفی میں فتویٰ ان ہی کے قول پر ہے) یہ ہے کہ ''ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے''۔ خمر کی تعریف میں اس اختلاف کا سبب اس بارے میں وارد آثار کا اختلاف ہے۔

جمہور کے مسلک (ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اس کی مقدار قلیل وکثیر دونوں حرام ہیں) کے دلائل

(۱) حضرت جابر ؓ کی روایت ہے کہ:

''ایک یمنی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے جوار کی شراب (جسے وہاں کے لوگ پیتے تھے اور جس کو 'مزر' کہتے تھے) کے متعلق دریافت کیا (کہ حلال ہے یا نہیں؟) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس سے نشہ ہوتا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''(۳۰)

(۲) عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔''

اور ان ہی سے مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) (۳۱)

''ہر نشہ آور شے خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے''۔

(۳) صحیحین کی روایت از ابن عمر ؓ ہے:

قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: اَلْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيْرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ (۳۲)

''حضرت عمر ؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ خمر کی حرمت نازل ہوگئی تھی جبکہ خمر ان پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور شہد۔ اور خمر اسی کو کہتے ہیں جو عقل کو خراب کر دے۔''

(۴) حضرت نعمان بن بشیر ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا)) (۳۳)

''بے شک خمر' انگور' کھجور' شہد' گیہوں اور جو سے بنتی ہے۔''

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی کی دوسری روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالذُّرَةِ' وَاِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ))

''بے شک خمر (انگور کے) شیرے' کشمش' کھجور' گیہوں' جو اور مکئی سے بنتی ہے' اور میں ہر نشہ آور شے سے تمہیں منع کرتا ہوں۔''

(۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ)) (۳۴)

''ہر وہ شے جس کی کثیر مقدار نشہ کرے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔''

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْکَرَ الْفَرَقُ مِنْہُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ)) (۳۵)

''جس مشروب کا ایک فرق (ایک مخصوص پیمانہ) نشہ کرے تو اس کا ہتھیلی بھر پینا بھی حرام ہے۔''

(۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (شہد کی بنی ہوئی شراب) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ)) (۳۶)

''ہر مشروب جو نشہ کرے حرام ہے۔''

(۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذَاکَ الْبِتْعُ)) قُلْتُ وَیُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِیْرِ وَالذُّرَةِ' قَالَ : ((ذٰلِکَ الْمِزْرُ)) ثُمَّ قَالَ : ((اَخْبِرْ قَوْمَکَ اَنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ)) (۳۷)

''یہ بتع ہے۔ میں نے کہا کہ جو اور مکئی سے بھی نبیذ بنایا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مزر کہا جاتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اپنی قوم کو بتا دو کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔''

(۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَیْشَانَ' وَجَیْشَانُ مِنَ الْیَمَنِ' فَسَاَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَہٗ بِاَرْضِھِمْ مِنَ الذُّرَةِ یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَوَ مُسْکِرٌ ھُوَ؟)) قَالَ : نَعَمْ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم :((کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ......)) (۳۸)

ایک شخص نے یمن کے جیشان نامی گاؤں سے آ کر رسول اللہ ﷺ سے مکئی سے بنی ہوئی شراب (جس کو مزر کہا جاتا تھا) کے متعلق سوال کیا جو ان کے علاقے میں پی جاتی تھی۔ آپؐ نے سوال کیا کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور حرام ہے۔''

(۱۰) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت خمر حرام ہوئی مدینہ منورہ میں انگوری شراب بالکل نہ تھی۔''(۳۹)

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت شراب حرام ہوئی اس وقت مدینہ منورہ میں انگوری شراب بہت کم ملتی تھی' ہماری زیادہ تر شراب کچے پکے چھوہاروں کی ہوتی تھی۔(۴۰)

(۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ خمر حرام ہونے کے دن میں ساقی بنا ہوا تھا اور اس وقت کچے پکے چھوہاروں کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ(۴۱)

اور ایک روایت میں ہے:

اِنِّي لَاَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَادُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ (۴۲)

اور ایک روایت میں یہ ہے:

كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ (۴۳)

اور ایک روایت میں یہ ہے:

اِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ' عَلٰى عُمُوْمَتِيْ' اَسْقِيْهِمْ مِنْ فَضِيْخٍ لَهُمْ (۴۴)

کہ اتنے میں ایک آدمی نے آ کر کہا کہ خمر حرام ہو گئی ہے۔ پینے والوں نے مجھے کہا اے انس! یہ برتن اوندھا کر دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وَاِنَّهَا لَخَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وہ شراب کچے پکے چھوہاروں کی تھی۔ اس خبر کے بعد نہ اس شخص سے شراب کی بابت پوچھا اور نہ کسی سے اس کی تحقیق کی گئی۔

اگر آیت کریمہ میں مذکور ''خمر'' کا عام معنی مراد نہ ہو تو جواب سوال کے مطابق نہ ہو گا' کیونکہ سوال تو اسی شراب کے بارے میں تھا جسے سوال کے وقت لوگ پیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تھی یارسول اللہ! ہمیں اس خمر کی بابت فتویٰ دیجیے' کیونکہ یہ عقل کو فاسد کر دیتی ہے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ﴾ (المائدۃ: ۹۱)

اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں عام طور پر مستعمل کچے پکے چھوہاروں کی شراب کو خمر کا نام دے کر اس کی حرمت بیان فرما دی۔ اس میں انگور کے شیرے کی کوئی تخصیص نہیں ہے' کیونکہ بقول ابن عمر رضی اللہ عنہ حرمتِ شراب کے وقت مدینہ منورہ میں انگوری شراب بالکل نہ تھی۔

(۱۳) عن عمر رضی اللہ عنہ .... اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ (۴۵)

''خمر وہ ہے جو عقل میں خمار پیدا کر دے۔''

(۱۴) عن اُمّ سلمة رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ (۴۶)

"رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور جسم میں فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔"

(۱۵) حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلاً شَدِيْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا۔ قَالَ: ((هَلْ يُسْكِرُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ' قَالَ: ((فَاجْتَنِبُوْهُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ' قَالَ: ((فَاِنْ لَمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ)) (۴۷)

"حضور! ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور وہاں بڑے مشقت کے کام کرتے ہیں۔ اور ان کاموں کے کرنے کی طاقت حاصل کرنے اور اس ملک کی سردی سے بچنے کی غرض سے اس گیہوں کی ہم شراب بناتے ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس میں نشہ ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا: "اس سے پرہیز کرو"۔ میں نے کہا حضورؐ! لوگ اسے چھوڑیں گے نہیں۔ فرمایا: "اگر نہ چھوڑیں تو تم ان سے قتال کرنا۔"

الحاصل یہ کہ جمہور فقہاء حجاز اور جمہور محدثین کا مسلک ہے کہ تمام تر نبیذیں حرام ہیں چاہے اس کی مقدار قلیل ہو یا قدر کثیر مسکر۔ ان کے نزدیک ہر وہ مشروب جس کی کثیر مقدار مسکر ہو وہ خمر ہے اور حرام ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے سابقہ آثار و روایات سے استدلال کیا ہے۔ ان کے مقابلے میں عراقیین' ابراہیم نخعی' سفیان ثوری' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' شریک' ابن شبرمہ' امام ابوحنیفہ' تمام فقہاء کوفہ اور اکثر علماءِ بصریین کا مسلک یہ ہے کہ خمر کا اطلاق انگور کے کچے رس پر ہوتا ہے جس میں جوش یا جھاگ پیدا ہو گئی ہو' جبکہ دیگر مشروبات میں سے اس کی صرف قدر مسکر حرام ہے ان کی عین حرام نہیں۔ جبکہ خمر بعینہٖ حرام ہے' اس کی حرمت مسکر کی وجہ سے نہیں لہٰذا اس کی وہ قلیل مقدار جو مسکر نہ ہو وہ بھی قطعی حرام ہے۔ بالفاظِ دیگر خمر کی حرمت معلول بالسکر نہیں کہ سکر ہو گا تو حرام ورنہ نہیں۔ جب اس کی حرمت معلول ہی نہیں تو اس پر دوسری مسکرات کو قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ ان کی قلیل مقدار بھی خمر کی طرح حرام ہو۔ جبکہ امام شافعی وغیرہ (فقہاء حجاز اور محدثین) خمر کی حرمت کو معلول بالسکر مانتے ہیں' جیسا کہ صاحبِ ہدایہ نے لکھا ہے:

ان عينها حرام غير معلول بالسكر ولا موقوف عليه' ومن الناس من انكر حرمة عينها وقال ان السكر منه حرام لان به يحصل الفساد وهو الصد عن ذكر الله وهذا كفر' لانه حجود الكتاب فانه سماه رجسًا والرِّجْسُ ما هو محرم العين وقد جاء ت السنة ان النبي ﷺ حرم الخمر وعليه انعقد الاجماع' ولان قليله يدعو الى كثيره وهذا من خواص الخمر ولهٰذا تزداد اللذة بالاستكثار منه بخلاف سائر المطعومات۔ ثم هو غير معلول عندنا حتى لا يتعدى حكمه الى سائر المسكرات والشافعي يعديه اليها' وهذا بعيد لانه خلاف السنة المشهورة' وتعليل لتعدية الاسم والتعليل في الاحكام لا في الاسماء (۴۸)

"بے شک عین خمر (ذاتِ خمر) حرام ہے اور اس کی حرمت کی علّت سکر نہیں اور نہ ہی اس کی حرمت سکر پر موقوف ہے۔ بعض لوگوں نے عین خمر کی حرمت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ خمر کی صرف مقدار مسکر حرام ہے' کیونکہ مسکر ہی موجبِ فساد ہے اور وہی اللہ کے ذکر سے روکتا ہے۔ ان کا یہ کہنا کفر ہے کیونکہ یہ کتاب

اللہ کا انکار ہے' اس لیے کہ کتاب اللہ نے خمر کو رجس کہا ہے اور رجس محرم العین ہی کو کہا جاتا ہے اور حدیث متواتر کے درجہ میں وارد ہوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو حرام قرار دیا ہے اور اسی پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ اور اس لیے کہ خمر کی مقدار قلیل کثیر کی جانب داعی ہوتی ہے اور یہ اس کے خواص میں سے ہے' یہی وجہ ہے کہ اس کے پینے والے کو زیادہ سے زیادہ پینے سے لذّت بڑھتی جاتی ہے بخلاف دیگر مطعومات کے۔ پھر خمر کی حرمت ہمارے نزدیک معلول بالعلت نہیں ہے' لہٰذا اس کا حکم تمام مسکرات کی طرف متعدی نہ ہوگا' جبکہ امام شافعی وغیرہ نے اس کی حرمت کو تمام مسکرات کی طرف متعدّی کیا ہے لیکن ان کا یہ قیاس بعید ہے کیونکہ ایک تو سنتِ مشہورہ (الخمر بعینها حرام والسکر من کل شراب) کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ تعلیل احکام میں ہوتی ہے اسماء میں نہیں۔ (امام شافعی اس تعلیل سے غیر خمر کو خمر کہنے کے درپے ہیں اور پھر تمام مسکرات پر خمر کا حکم جاری کرنا چاہتے ہیں)۔''

خمر کے مندرجہ بالا اطلاق (صرف انگور کا کچا رس ہے جس میں جوش یا جھاگ پیدا ہوگئی ہے) کے دلائل

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

اتی النبی ﷺ بنشوان فقال له: ((اَشَرِبْتَ خَمْرًا؟)) فقال: مَا شَرِبْتُهَا مُنْذُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ' قَالَ: ((فَمَا ذَا شَرِبْتَ؟)) قَالَ: الْخَلِيْطَيْنِ. قَالَ: فَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَلِيْطَيْنِ۔

''رسول اللہ ﷺ کے پاس نشہ کی حالت میں ایک شخص لایا گیا۔ آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے خمر (شراب) پی ہے؟'' اُس نے جواب دیا: جب سے اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے میں نے اُسے ہاتھ نہیں لگایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''پھر تم نے کیا پی رکھا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''خلیطین'' (دو چیزوں کو ملا کر بنایا جانے والا مشروب) راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپؐ نے خلیطین کو حرام قرار دیا۔''

اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس مشروب (خلیطین) سے لفظ خمر کی نفی کر دی' لیکن حضور ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔ اگر لغت یا شریعت کی رو سے اس پر خمر کا اطلاق ہوتا تو آپ اس شخص کو ایسا کہنے کی ہرگز اجازت نہ دیتے' اس لیے کہ جس نام کے ساتھ حکم کا تعلق ہو اس کی نفی گویا حکم کی نفی ہوتی ہے — اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ لفظ ''خمر'' کا اطلاق تمام تر مشروبات پر نہیں بلکہ صرف انگور کے کچے' تیز اور جھاگ دینے والے رس پر ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جب خلیطین پر (باوجودیکہ اس میں سکر پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہے) اس کا اطلاق نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ اس کا اطلاق صرف مذکورہ بالا معنی پر ہوتا ہے۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے مشروبات کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا وَالسُّكْرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ)) (۴۹)

''اللہ تعالیٰ نے خمر کو تو بعینہٖ حرام ٹھہرایا ہے اور ہر مشروب سے پیدا ہونے والا نشہ بھی حرام کیا ہے۔''

(۳) حارث بن النعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے یہ

حدیث بیان کرتے ہوئے سنا:

((اَلْخَمْرُ بِعَيْنِهَا حَرَامٌ وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ)) (٥٠)

''خمر تو بعینہٖ حرام ہے اور ہر مشروب سے پیدا ہونے والا نشہ بھی حرام ہے۔''

عبداللہ بن شداد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (٥١)

ابوبکر جصاص نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بہت سے معانی پر مشتمل ہے:

اوّل یہ کہ لفظ خمر شراب کے ساتھ مخصوص ہے' کسی اور مشروب کو شراب کا نام نہیں دیا جاتا اور انگور کے رس پر لفظ خمر کے اطلاق میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ دیگر مشروبات پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا' اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ))۔ اس حدیث کی اس بات پر بھی دلالت ہو رہی ہے کہ خمر کے علاوہ بقیہ تمام مشروبات میں مقدار مسکر حرام ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان مشروبات میں سکر پیدا کرنے والی صورت پر حرمت کا حکم محدود نہ کیا جاتا اور حرمت کے لحاظ سے ان میں اور خمر میں فرق نہ رکھا جاتا۔

یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کر رہی ہے کہ تحریم خمر کا حکم خمر تک محدود ہے' دوسرے مشروبات تک یہ حکم متعدی نہیں ہے' نہ قیاساً اور نہ استدلالاً۔ اس لیے کہ تحریم کے حکم کو عین خمر کے ساتھ اس کی کسی خصوصیت کا لحاظ رکھے بغیر متعلق کیا گیا ہے اور یہی چیز قیاس کے جواز کی نفی کرتی ہے۔ کیونکہ ہر وہ اصل (مقیس علیہ) جس پر کسی دوسری فرع (غیر منصوص علیہ) کو قیاس کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اس اصل (مقیس علیہ) کے حکم کا تعلق اس کی ذات سے نہیں ہوتا' بلکہ اس کا تعلق اس کے کسی وصف کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور وہ وصف (علّت) مدار حکم بنتا ہے اور جب اس وصف کی موجودگی غیر منصوص (فرع) میں ہو جائے تو اس پر بھی وہی حکم لگایا جائے گا۔ بالفاظِ دیگر اصل اور مقیس علیہ کا حکم اس وصف کے تابع ہوتا ہے اور وہ وصف جہاں جہاں پایا جائے گا اصل اور مقیس علیہ کا حکم اس تک متعدی ہوتا جائے گا۔'' (٥٢)

(٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے' وہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ (٥٣)

''جس دن خمر کی حرمت ہوئی اس دن مدینہ منورہ میں خمر نام کی کوئی شے نہیں تھی۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مادری زبان عربی تھی اور وہ خمر کی حقیقت جانتے تھے۔ اسی لیے تو انہوں نے مدینہ منورہ میں استعمال ہونے والی نشہ آور مشروبات (جو اکثر خشک اور بسر یعنی گدر کھجور سے بنائی جاتی تھیں) جیسا کہ حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایات میں تصریح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، وَمَا يَشْرَبُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں كُنْتُ سَاقِي عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَكَانَ شَرَابُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخ " سے لفظ خمر کی نفی فرما دی۔ جب ان مشروبات سے ابن عمرؓ نے خمر کی نفی فرما دی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک خمر صرف انگور کا تیز جھاگ دار کچا رس تھا' اس کے علاوہ کسی اور مشروب پر خمر کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔

(٥) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بعثنی رسولُ اللّٰه ﷺ انا ومعاذًا الی الیمن ' فقلنا یارسول اللّٰہ :اِنَّ بھا شرابین یصنعان من البر والشعیر' احدھما یقال لہ :المزر' والاخر یقال لہ :البتع۔ فما نشرب؟ فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام :((اشربا ولا تسکرا)) (۵۴)

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجنا چاہا تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یمن میں دو مشروب ہیں جو گیہوں اور جو سے بنائے جاتے ہیں' ایک کو مزر اور دوسرے کو بتع کہا جاتا ہے۔ کیا ان کے پینے کی ہمیں اجازت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''پیو جب تک وہ نشہ نہ کرے۔''

(۶) خمر کے اس معنی و مفہوم کی تائید کے لیے ابوبکر جصاص نے اعشیٰ اور ابوالاسود دؤلی کے اشعار پیش کیے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

وبدل علیہ ان العرب کانت تسمی الخمر سبیئۃ ولم تکن تسمی بذلک سائر الاشربۃ المتخذۃ من تمر النخل لانھا کانت تجلب الیھا من غیر بلادھا ولذلک' قال الاعشی :

وسبیئۃ مما یعتق ببابل   کدم الذبیح سلبتھا جریالھا

وتقول :سبأت الخمر اذا شریتھا فنقلوا الاسم الی المشرِیّ بعد ان کان الاصل انما ھو بجلبھا من موضع الی موضع علی عادتھا فی الاتساع فی الکلام ۔ ویدل علیہ ایضا قول ابی الاسود الدؤلی' وھو رجل من اھل اللغۃ حجۃ فیما قال منھا ۔ فقال :

دَعِ الخمر تشربھا الغواہ فاننی   رأیت اخاھا مغنیًا لمکانھا
فان لا تکُنْہُ اَوْ یکُنْھَا فانہ   اخوھا غذتہ اُمہ بلبانھا

فجعل غیرھا من الاشربۃ؟ اخالھا بقولہ :"رأیت اخاھا مغنیا لمکانھا" ومعلوم انہ لو کان یسمی خمرا لما سماہ اخالھا' ثم اکدہ بقولہ "فان لا تکنہ او یکنھا فانہ اخوھا" فاخبر انھا لیست ھو (۵۵)

''اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ عرب کے لوگ شراب کو سبیئہ کہتے تھے جبکہ کھجور سے بنی ہوئی تمام مشروبات پر اس نام کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ اسے غیر ممالک سے درآمد کیا جاتا تھا۔ اعشیٰ کہتا ہے:

''ایسی شراب جو بابل میں تیار ہوئی تھی جس کا رنگ اس ذبح شدہ جانور کے خون کی طرح تھا جس کی کھال تم نے اتاری ہو''

جب آپ شراب خریدیں گے تو کہیں گے ''سبأت الخمر'' اس اسم کا اطلاق پہلے خمر پر اس لیے ہوتا تھا کہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا تھا' پھر کلام میں اتساع کی بنیاد پر (جو عربوں کی عادت تھی) اس اسم کا اطلاق خریدی ہوئی شراب پر ہونے لگا۔ ابوالاسود (جس کا شمار ان اہلِ لغت میں ہوتا ہے جن کا کہا ہوا حجت مانا جاتا ہے) کے مندرجہ ذیل دو شعر بھی ہمارے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں:

''(خمر) شراب کو ایسے بے راہ رو لوگوں کے لیے رہنے دو (کہ وہی اسے پیتے پلاتے رہیں)

کیونکہ میں نے اس کے بھائی (دیگر مشروبات) کو اس کی ضرورت سے بے پروا کر دینے والا پایا ہے۔

اگر خمر ہو بہو اپنے بھائی جیسی نہیں یا بھائی ہو بہو خمر جیسا نہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا' بہر حال یہ اس کا بھائی ہے جسے اس کی ماں نے دودھ پلا کر اس کی پرورش کی ہے''

ابوالاسود دؤلی نے خمر کے علاوہ دیگر مشروبات کو خمر کا بھائی قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ دیگر مشروبات پر اگر خمر کا اطلاق ہوتا تو انہیں اس کا بھائی نہ قرار دیتا۔ پھر شاعر نے اپنے قول کی یہ کہہ کر تاکید کر دی کہ چاہے خمر اور دیگر مشروبات ہو بہو ایک جیسے نہیں ہیں تاہم دیگر مشروبات بہر صورت خمر کے بھائی ہیں جنہیں اس کی ماں نے دودھ پلا کر پالا ہے۔ اس طرح شاعر نے یہ بتا دیا کہ خمر علیحدہ اور دیگر مشروبات علیحدہ چیز ہیں۔''

مزید لکھتے ہیں:

ثبت بما ذکرنا من الاخبار عن رسول اللّٰہ ﷺ وعن الصحابة واھل اللغة ان اسم الخمر مخصوص بما وصفنا ومقصور علیه دون غیرہ۔ ویدل علی ذلك انا وجد نا بلوی اھل المدینة بشرب الانبذة المتخذة من التمروالبسر کانت اعم منھا بالخمر' وانما کانت بلواھم بالخمر خاصة قلیلة لقلتھا عندھم' فلما عرف الکل من الصحابة تحریم النیّئ المشتدّ واختلفوا فیما سواھا' وروی عن عظماء الصحابة مثل عمر وعبداللّٰہ وأبی ذر وغیرھم شرب النبیذ الشدید' وکذلك سائر التابعین ومن بعدھم من اخلافھم من الفقھاء من اھل العراق لا یعرفون تحریم ھذہ الاشربة ولا یسمونھا باسم الخمر' بل ینفونه عنھا دل ذلك علی معنیین :احدھما ان اسم الخمر لا یقع علیھا ولا یتناولھا' لان الجمیع متفقون علی ذم شارب الخمر وان جمیعھا محرم محظور' والثانی :ان النبیذ غیر محرم' لانه لو کان محرما لعرفوا تحریمه کمعرفتھم بتحریم الخمر' اذ کانت الحاجة الی معرفة تحریمھا أَمَسَّ منھا الی معرفة تحریم الخمر لعموم بلواھم بھا دونھا' وما عمت البلوی من الاحکام فسبیل ورودہ نقل التواتر الموجب للعلم والعمل' وفی ذلك دلیل علی ان تحریم الخمر لم یعقل به تحریم ھذہ الاشربة ولا عقل الخمر اکالھا[٥٦]

''حضور ﷺ سے مروی روایات' اقوالِ صحابہ اور اہلِ لغت کی توضیحات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ''خمر'' کا اطلاق صرف اس مشروب پر ہوتا ہے جو ہم نے بیان کیا' کسی اور مشروب پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ خشک اور گدر کھجور سے بنی ہوئی مشروبات کا استعمال اہل مدینہ میں ''خمر'' کے استعمال سے زیادہ تھا' کیونکہ اہلِ مدینہ کے ہاں خمر کی قلت تھی اس لیے اس کا استعمال بھی بہت کم تھا۔ اب جبکہ تمام صحابہ انگور کے کچے جھاگ دار رس کی تحریم پر متفق تھے اور دوسرے مشروبات کے متعلق وہ مختلف الرائے تھے اور جلیل القدر صحابہ مثلاً حضرت عمرؓ' حضرت عبداللہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہم سے گاڑھے نبیذ کا استعمال منقول ہے' اسی طرح تمام تابعین اور ان کے جانشین فقہاءِ کرام اہلِ عراق بھی ان مشروبات کی حرمت کے قائل نہیں اور نہ ہی ان پر خمر کے لفظ کا اطلاق کرتے ہیں بلکہ اس کی نفی کرتے ہیں تو اس سے

دو باتیں معلوم ہوئیں: اوّل یہ کہ دیگر مشروبات پر لفظ خمر کا اطلاق نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس کے ذیل میں آتی ہیں' اس لیے کہ تمام لوگ شراب پینے والے کی مذمت پر متفق ہیں اور شراب ممنوع اور حرام ہے۔ دوم یہ کہ نبیذ حرام نہیں' کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سب لوگ اس کی حرمت سے اسی طرح واقف ہوتے جس طرح وہ خمر کی حرمت سے واقف تھے۔ کیونکہ اہلِ مدینہ میں شراب (خمر) کے مقابلے میں دوسری مشروبات کا رواج زیادہ تھا' لہٰذا انہیں خمر کی حرمت کے مقابلے میں دوسرے مشروبات کی حرمت سے باخبر ہونے کی ضرورت زیادہ تھی۔ اور قاعدہ ہے کہ عموم بلویٰ کے ذیل میں آنے والے احکام کے ثبوت کی ایک ہی صورت ہوتی ہے کہ تواتر کے ساتھ وہ منقول ہوں' تاکہ اس تواتر کی وجہ سے علم بھی حاصل ہو اور عمل بھی واجب ہو جائے' اس بنا پر یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں نے تحریم خمر کے حکم سے ان مشروبات کی حرمت نہیں سمجھی اور نہ ہی ان مشروبات کو خمر کا نام دیا گیا۔''

خمر اور دیگر مشروبات کا فرق واضح کرتے ہوئے وہ مزید لکھتے ہیں:

''اُمّتِ مُسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خمر کو حلال سمجھنے والا کافر ہے جبکہ دیگر مشروبات کو حلال سمجھنے والے پر فسق کا دھبہ بھی نہیں لگ سکتا چہ جائیکہ اس کو کافر کہا جائے۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مشروبات حقیقت میں خمر نہیں ہیں۔ نیز ان مشروبات سے بنا ہوا سرکہ خمر کا سرکہ نہیں کہلاتا بلکہ خمر کا سرکہ وہ ہوتا ہے جو انگور کے کچے اور تیز رس سے بنایا جاتا ہے جو جھاگ دار ہوتا ہے۔ ہمارے مذکورہ بالا بیان سے جب ان مشروبات پر لفظ خمر کے اطلاق کی نفی ہوگئی تو اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ حقیقت میں خمر ان مشروبات کے لیے اسم ہی نہیں ہے اور اگر کسی وجہ سے ان مشروبات کو خمر کا نام دیا بھی جاتا ہے تو وہ تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے' جبکہ ان مشروبات میں سکر بھی پایا جائے' اس لیے ان مشروبات پر تحریم خمر کا اطلاق جائز نہیں ہوگا' کیونکہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ حقیقی معنوں میں استعمال ہونے والے اسماء کے تحت اسماء مجاز کا دخول درست نہیں ہوتا۔''

اس بنا پر حضور ﷺ کے ارشاد ''اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاء'' کو اس حال پر محمول کرنا چاہیے جس میں سکر (نشہ) پیدا ہو جائے۔ اسے خمر کا نام اس لیے دیا گیا کہ اس میں وہی عمل ہوا جو خمر کا ہے' یعنی نشہ پیدا کرنا اور بطور سزا حد کے اجرا کا مستحق ہونا۔ اگر دیگر مشروبات نشہ پیدا کریں تو اس حالت میں وہ خمر کہلانے کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ خمر وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ نبیذ کی قلیل مقدار عقل پر پردہ نہیں ڈالتی' اس لیے کہ مَا خَامَرَ العَقل کا معنی ہے وہ شے جو عقل کو پوری طرح ڈھانپ لے اور یہ خاصیت ان مشروبات کی قلیل مقدار میں موجود نہیں بلکہ کثیر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔(۵۷) لہٰذا ان مشروبات کی قلیل مقدار جو مسکر نہ ہو حلال ہوگی۔ باقی رہیں وہ احادیث کہ جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس مشروب کی کثیر مقدار مسکر ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ (مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ) تو اس کا جواب صاحب بذل المجھود دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

قلت: ان كان ما أسكر خمرا فقليله حرام لكونه خمرًا وهى نجسة العين' واما ما عدا الخمر فحرمة القليل مبنية على ان قليله داع الى الكثيرا واذا شرب للتلهى والمعصية(۵۸)

''میں کہتا ہوں نشہ آور مشروب اگر خمر ہے تو اس کی قلیل (اور کثیر دونوں) مقدار حرام ہیں' صرف اس مشروب کے خمر ہونے کی وجہ سے' کیونکہ وہ نجس العین ہے' اور اگر اس سے مراد خمر کے علاوہ دیگر مشروبات

ہیں تو ان کی قلیل مقدار (فی نفسہ حرام تو نہیں) لیکن چونکہ اس کی قلیل مقدار داعی الی المقدار الکثیر ہوتی ہے (اور مقدار کثیر مسکر ہونے کی وجہ سے حرام ہے' لہٰذا ما یودی الی الحرام فھو حرام) یا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مقدار قلیل کا پینا اگر لہو ولعب اور معصیت کی نیت سے ہو (خمر کے علاوہ دیگر مشروبات کی مقدار قلیل کا پینا اگر لہو ولعب اور معصیت کی نیت سے ہے تو بالاتفاق حرام ہے)۔''

(جاری ہے)

حواشی

(۲۲) صحیح مسلم' کتاب الاشربة' باب بیان ان کل مسکر خمر و ان کل خمر حرام۔ صحیح مسلم اور دار قطنی نے ان ہی الفاظ میں یہ حدیث ابن عمرؓ سے نقل کی ہے۔ اور امام احمد' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی نے ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) کے الفاظ سے نقل کی ہے۔ اسی مضمون کی حدیث انس بن مالک' عمر بن الخطاب' قرۃ بن ایاس' قیس بن سعد بن عبادہ انصاری' میمونہ اور ابوموسیٰ اشعری وغیرہ صحابہ ؓ سے بھی منقول ہے حتیٰ کہ اس حدیث کے ناقلین صحابہ کی تعداد سولہ تک پہنچتی ہے۔

(۲۳) فتح القدیر' ج٤' ص ۱۸۷۔ وبدائع الصنائع' ج٥' ص ۱۱۸۔ حاشیه ابن عابدین' ج٣' ص ۱۸۱۔

(۲٤) بدائع الصنائع' ج٥' ص ۱۱۲۔

(۲٥) حاشیه ابن عابدین' ج٣' ص ۳۲۲۔

(۲٦) بدائع الصنائع' ج٥' ص ۱۱۷۔

(۲۷) المغنی علی مختصر الخرقی' کتاب الاشربة' ج٨' ص ۲۱۱' دارالکتب۔

(۲۸) یہ روایت عقیلی نے حضرت علیؓ سے "حرمت الخمر بعینها والسکر من کل شراب" کے الفاظ سے نقل کی ہے۔ نسائی' بزار اور طبرانی نے ان الفاظ میں یہ روایت موقوفاً نقل کی ہے۔ ابونعیم نے حلیة الاولیاء اور دار قطنی نے سنن دار قطنی میں بھی ابن عباسؓ سے موقوفاً نقل کی ہے۔ البتہ طبرانی نے بواسطہ ابن المسیبؒ مرفوعاً بھی نقل کی ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا موقوف علی ابن عباسؓ ہونا ہی صحیح ہے اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ ابن عباس ہی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بایں معنی بھی نقل کی ہے: ''کل مسکر حرام'' نصب الرایة' ج٤' ص ۳۰٦ ومابعدها ومجمع الزوائد' ج٥' ص ٥۳۔

(۲۹) الفقه علی المذاهب الاربعه' ج٥' ص ۱۳۔

(۳۰) صحیح مسلم' کتاب الاشربة۔

(۳۱) صحیح مسلم' کتاب الاشربة۔

(۳۲) صحیح البخاری' کتاب الاشربة' باب الخمر من العنب وغیره وکتاب التفسیر' باب قوله ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾۔ وسنن ابی داوٗد' کتاب الاشربة' باب تحریم الخمر۔ باب بیان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام۔ وسنن الترمذی' ابواب الاشربة' باب ما جاء فی شارب الخمر وباب ما جاء کل مسکر حرام۔

(۳۳) سنن ابی داوٗد' کتاب الاشربة' باب الخمر مما هی۔ وسنن الترمذی' ابواب الاشربة' باب ما جاء فی الحبوب التی یتخذ منها الخمر۔ وسنن ابن ماجه' ابواب الاشربة' باب بما یکون منه الخمر۔

(۳٤) سنن ابی داوٗد' کتاب الاشربۃ' باب الخمر مماھی۔ وسنن الترمذی' ابواب الاشربۃ' باب ما جاء ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ وسنن ابن ماجہ' کتاب الاشربۃ' باب ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ وسنن النسائی' عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ ومسند احمد بن حنبل والدارقطنی۔
(۳۵) سنن ابی داوٗد' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء فی السکر۔ وسنن الترمذی' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء ما اسکرہ کثیرہ فقلیلہ حرام۔
(۳٦) صحیح البخاری' کتاب الاشربۃ' باب الخمر من العسل۔ وصحیح مسلم' کتاب الاشربۃ' باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام۔ وابوداوٗد' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء فی السکر۔ وسنن الترمذی' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء کل مسکر حرام۔ وسنن النسائی' ابواب الاشربۃ' باب تحریم کل شراب اسکر۔
(۳۷) صحیح مسلم' کتاب الاشربۃ' باب بیان ان کل مسکر خمر۔ وسنن ابی داوٗد' ابواب الاشربۃ' باب النھی عن المسکر ۔ وسنن النسائی' کتاب الاشربۃ تفسیر البتع والمزر۔
(۳۸) صحیح مسلم' کتاب الاشربۃ' باب بیان ان کل مسکر خمر۔ وسنن النسائی' کتاب الاشربۃ' باب ما اعد اللّٰہ عزوجل الشارب المسکر من الذل۔
(۳۹) صحیح البخاری' کتاب الاشربۃ' باب الخمر من العنب وغیرہ۔
(٤٠) ایضاً۔
(٤١) صحیح مسلم' کتاب الاشربۃ' باب تحریم الخمر' وبیان انھا تکون من عصیر العنب ومن التمر والبسر والزبیب وغیرھما مما یسکر۔
(٤٢) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ۔
(٤٣) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ۔
(٤٤) صحیح مسلم 'حوالہ سابقہ۔
(٤٥) صحیح البخاری' کتاب تفسیر القرآن' باب قولہ ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ﴾ ومتعدد دیگر مقامات۔ وصحیح مسلم' کتاب التفسیر' باب فی نزول تحریم الخمر۔
(٤٦) سنن ابی داوٗد' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء فی النھی عن المسکر۔
(٤٧) سنن ابی داوٗد' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء فی السکر۔
(٤٨) ھدایہ' کتاب الاشربۃ۔
(٤٩) الضعفاء الکبیر للعقیلی' ج۲' ص ٤۲٤ ۔ والمحلیٰ لابن حزم' ج۷' ص ٤۸٤ ۔
(٥٠) ایضاً' ج۷' ص ٤۸۲ ۔
(٥١) سنن النسائی' کتاب الاشربۃ' رقم الحدیث ٥٦۸۷ ۔
(٥٢) احکام القرآن' ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص' ج۱' ص ٤٤١ ۔ سورۃ البقرۃ تفسیر آیت ۲۱۹ ۔
(٥٣) صحیح البخاری' کتاب الاشربۃ' باب الخمر من العنب۔
(٥٤) فقہ السنۃ السید سابق' الجزء الثانی' ص ۲٥٥ ۔
(٥٥) احکام القرآن' ابوبکر الجصاص' ج۱' ص ٤٤٦' تفسیر آیت ﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ط﴾ ۔
(٥٦) احکام القرآن للجصاص' تفسیر آیت ﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ط﴾ ج۱' ص ٤٤۷ ۔
(٥٧) حوالہ سابقہ۔
(٥٨) بذل المجھود فی حل ابی داوٗد' شیخ خلیل احمد انبیٹھوی' ج٥' ص ۳۳۲' کتاب الاشربۃ' باب ما جاء فی السکر۔

❁❁❁